صفحہ ۱۹ لائق ملاحظہ ترقی خواہان اہلحدیث و صفحہ ۱۹۷ لائق مطالعہ ناظرین خط جعلی دہلی و رسالہ چودرہ گلابی متضمن و مجوز لعن و طعن مجتہدین عظام و صفحہ ۲۱۸ لائق توجہ گورنمنٹ والامقام کافٍ اتمام

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ہفتم — معہ — جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسایل مہمہ محدثین اہل السنہ

بابت ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ مطابق ماہ جولائی ۱۸۹۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ خریداری	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت اشاعت	
		روپیہ	آنہ
۱	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	۱۰	۰
۲	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و آنریبل اعیان و لائبریری و سوسائٹی	۰	۸
۳	متوسط اہل وسعت	۰	۴
۴	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں	۰	۲
۵	للّٰہی قیمت بہ وسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر شریک کیں اور اشاعت کریں	خواہش	دعا

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا (۳) خط و کتابت وارسال زر تا اطلاع ثانی مبلغ مہتمم پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا چاہیے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔

ابوسعید محمد حسین لاہوی مہتمم اشاعۃ السنہ

مالیر کوٹلہ ضلع لودہیانہ

چشمہ نور پریس امرتسر میں چھپا

خریداران اشاعۃ السنہ کو ہدایت

رسالہ اشاعۃ السنہ مدیہ جلد دوم کا صفحہ ۲۷۶ پر یہ ماہ میری التماس مندرجہ صفحہ مذکورہ کیطرف توجہ کریں ورنہ اس کے شایع ہونیسے کا مفصلہ بعد بند خط ہوگا سلسلہ جاری ہوگا کیونکہ پیڈ اور رجسٹرڈ خط نے اپنے کو بہ اثر نہ کیا خدا جانے ہمارے وہ معاون کہاں چلیگئے یا سو گئے جو سال بھر سے ہماری گرتے نہ دیتے اب سالہ یاد نہیں یاد ہی نہیں قیمت سال فرماد یا کرتے۔ وہ اگر کہو کہ تو دیکھیں تیرا سال کا کونسا مہینہ ہے اور نمبر رسالہ یا ضمیمہ رجو تمکو بھیجا گیا ہے کونسا ہے اور اسکی طرف سے اس سال میں وصول کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یک نشد دو شد

وہ مرض جسکا علاج اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۶ مین بتایا گیا ہی ہنوز دور نہوا تھا کہ ایک مرض مسلمانون مین اور پہیلا یعنے گلابی چوورقہ کا فتنہ ہنوز فرو نہ ہوا تہا کہ ایک فتنہ اور مسلمانون مین کھڑا ہو گیا جسکے بیان وازالہ کے لئے مضمون ذیل لکہا جاتا ہے رب الناس اذہب الباس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما

ترقی معکوس

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز و استخوان سوزد

ہماری قوم ہمارے اسلامی بھائیون ہمارے مذہبی رشتہ دارون کا حال گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا مصداق ہو رہا ہے —

کچہہ کہتے ہین تو اپنی شکایت کرنی پڑتی ہے جس سے اقوام غیر کی نظرون مین اپنی ذلت وحقارت ہوتی ہے چپ رہتے ہین تو اپنی قوم کی تباہی حالت دن بدن ترقی کرتی نظر آتی ہے —

آخر اس کشمکش کے بعد کچہہ کہنے ہی کو ترجیح معلوم ہوتی ہے اور جو ذلت وحقارت اقوام غیر کی نظرون مین بصورت شکایت نظر آتی ہے سکوت میں اس سے بڑہکر دکہائی دیتی ہے اسلئے ہم ناچار ہو کر کچہہ کہتے ہین اور اپنی قوم کے آگے کمال ادب نیاز وعجز وانکسار سے التجا کرتے ہین کہ وہ غور سے اُسکو پڑہین

یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ

ہم جب اکناف عالم مین سرسری نظر کرتے اور دنیا و مافیہا کی حالات آنکھ سے دیکھتے اور اخبارون مین پڑھتے ہین تو مسلمانون کے سوائے اکثر اقوام کو کیا مذہب میں اور کیا معاشرت مین روز افزون ترقی پر پاتے ہین -

انگریزون وغیرہ اقوام یورپین کو دیکھو اونھون نے معاشرت مین کیا ترقی کی ہے کہ اسوقت وہ ضرب المثل ہو رہی ہے اور انکی مذہبی ترقی بھی انکی سابق حالت سے کچھ کم نہین ہے اسکے جواب مین اگر کہو کہ وہ صاحب شوکت وسلطنت ہین اور جو کرتے ہین بزور شمشیر کرتے ہین جس سے مسلمان تہیدست ہین تو ہم اور مثالین برہمو و آریہ کی پیش کر سکتے ہین -

برہم سماج نے جو تھوڑے ہی دنون مین ترقی کی ہے وہ کس کی تلوار کے زور سے ہوئی - نوخیز قوم آریہ جو دن بدن ترقی کر رہے ہین وہ کس سلطنت کی مدد سے اور کس کے تلوار کے زور سے عموماً ہندو بنگال و ممالک مغرب وشمال و پنجاب ہی کو دیکھو اور انصاف سے کہو وہ کیسی تہی سبقت کر رہے ہین کیا وہ یہی کسی ملک یا حصہ ملک کے پادشاہ ہین - ؟

اور جب ہم اپنے گروہ مسلمانون کی طرف نظر غائر سے دیکھتے ہین اور انکھ پر چشمہ (عینک) چڑھا کر خوردبین لگا کر انہین ترقی کے آثار ڈھونڈھتے ہین تو کا کہین اثر و نشان نہین پاتے اور اپنی نگاہون کو ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ کا مصداق بناتے ہین ہان بجائے اسکے ترقی معکوس کے آثار کالشمس فی رابعۃ النہار بلا اشتباہ و استشارشاہد کرتے ہین انکی دنیاوی ترقی معکوس تو عیان ہر محتاج اظہار و بیان نہین ہے کون نہین جانتا کہ انکی ذلت و افلاس پر دوست و دشمن دونو کے گہر مین ماتم ہو رہا ہے کوئی لارڈ رپن بالقابہ کے آگے انکی مفلسی و بدحالی کا رونا روتا ہے -

* پھر تو انکھ کو دوبارہ پھیر کر دیکھ تیری نگاہ تیری طرف عاجز ہو کر لوٹ آئیگی یعنی کچھ دیکھ نہ سکیگی *

کوئی انکی شکایت حال مین اخبارون کے اوراق سیاہ کرتا اور اپنا دقت کھوتا ہے کوئی لکچرون اور منادیون کے ذریعہ سے انکی تباہی حال پر آنسو بہاتا ہے **اسمقام** مین صرف انکی **مذہبی** ترقی معکوس کا بیان اور اسپر افسوس مدنظر ہے۔

اگر انکے اس سال کا پہلے سال سے اور اس سے پہلے کا اوس سے پہلے سے مقابلہ کرتے ہین تو علم مین کمالات مین ترقی مذہب مین اشاعت اسلام مین سبھی مین **فیصدی** یکلخت اور بعض امور مین فیصدی **نوے** کی ترقی **معکوس** (تنزل) اِنمین پاتے ہین علم و کمالات کے تنزلات ہم پھر کسی موقع پر بیان کرینگے اگر ہمارے بہائی ہماری ان باتون کو عداوت و اہانت پر حمل نہ کرین گے۔ بالفعل ہمان کی مذہبی ترقی معکوس کو بیان کرتے ہین۔ پہلے سال اگر کسی شہر مین ایک لاکھ مسلمان شمار کئے جاتے تھے تو اس سال وہان پچاس ہزار رہگئے ہین اور اگر انکے اصول زیادہ توجہ کرکے دیکھین تو لاکھ مین سے دس ہزار ہی نظر آتے ہین

اس سے ہمارا مدعا یہ نہین کہ (خدانخواستہ) وہ مرتد ہوگئے ہین اور اسلام چھوڑکر کسی اور دین عیسائی یہودی مین داخل ہوگئے ہین بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ وہ اپنی ہی اسلامی بھائیون (جو میدان ترقی معکوس کے شہسوار ہین) کے باضابطہ حکم و فتوے سے دین اسلام سے خارج کئے گئے ہین کوئی وہابی کوئی بدعتی کوئی مشرک کوئی لامذہب کوئی رافضی کوئی نجدی قرار پاکر گروہ اہل اسلام سے علیحدہ ہوئے ہین۔

ہمنی اپنی **مدت العمر** مین جہانتک کتب (حدیث تفسیر فقہ اصول عقاید وغیرہ اسلامی علوم کا) عبور کیا اِنمین بھی **مسئلہ** ہی پایا کہ جس مسلمان سے کوئی کلمہ کفر وارتداد یا فعل موجب حد و سزا شرعی سرزد ہوا اُسکو اس سے انکار کرانا و تاویل مکرجانیکے تلقین کرنا اور اس انکار و تاویل کو (بفرض وقوع اس

قول و فعل کے) توبہ قرار دینا اور جسکے قول مین ننانوے وجوہ کفر ہون اور ایک وجہ اسلام اُسکو اُس ایک وجہ اسلام کے اعتبار و لحاظ سے دائرہ اسلام مین جگہہ دینا اور بلحاظ وجوہ کفر اسلام سے خارج نہ کرنا لازم ہے مگر یہان اس قضیہ کا عکس ہوتا ہے جس شخص سے کوئی فعل و قول موجب کفر سرزد نہوا ہو اُسکو خواہ مخواہ اسکا قائل و فاعل قرار دیا جاتا ہے اور جس کے قول یا فعل مین ننانوے وجوہ اسلام ہون اور ایک وجہ کفر اُسکو ایک وجہ کفر کے لحاظ سے کافر ٹھہرایا جاتا ہے پھر اس طرفہ پر یہہ طرّہ چڑہایا جاتا ہے کہ جو اس کافر کے کفر مین شک کرے وہ خود کافر ہوجاتا ہے اور جو اس شک کرنیوالے کے کفر مین تردد کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے اس تدبیر سے اصلی کافر جو ان باتون کے مرتکب قرار دئے جاتے ہین فیصدی پچاس نکلتے ہین اور جو انکے کفر مین یا شک کنندہ کے کفر مین شک کرنے کے سبب کافر بنتے ہین وہ فیصدی نوے پیدا ہوتے ہین

ان لوگون کو واجب یہہ تھا کہ اس اتفاقی مسئلہ (جسکا خلاف ہمنے آجتک کسی کتاب حدیث و فقہ اور کسی مذہب شافعی و حنفی مین نہین دیکھا) پر عمل کرکے تاویلی و ناواقفیت کفر کے مرتکب کو مسلمان بناتے اور مسلمانون کا عدد بڑہاتے انہون نے اپنے فاسد خیالون سے اسکا خلاف تراش کر اسکے ذریعہ سے مسلمانون کو کافر بنانا اور مسلمانون کا نمبر (جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے کم تھا) اور بھی گھٹایا

اور اس رباعی کا مصداق بنکر دکھایا ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا — دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام — کہ با دوستانت خلافست و جنگ

اور اپنے آپ کو یہ شعر نہ سنایا "تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی"

ایک شخص دوسرے سے پوچھتا ہے کہ آپکے اعتقاد مین خدا کا جھوٹ بولنا جایز ہے ؟

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا غیر مسلم ہے اور آپ کے مذہب مین مرد کی منی شکر مین ملا کر کھانا درست ہے؟ دوسرا اس سے یہ سوال کرتا ہے کہ آپ کے اعتقاد مین امام فرد عی مذہب پیغمبر اسلام مین نبوت مین شریک ہے؟ اور اُسکا قول پیغمبر کے قول سے تمہارے نزدیک مقدم ہے اور تمھاری مذہب مین عورت کے اندام نہانی کی رطوبت شکر مین ملا کر نوش جان کرنا مباح ہے؟ وعلی ہذا القیاس پھر ہنوز ایک شخص دوسرے کو جواب دینے نہین پاتا کہ وہ اُس کے سکوت و توقف ہی سے بحکم الخاموشی نیم رضا اسکو ان باتون کا قایل اور اس قایل ہونیکے سبب سے کافر قرار دیتا ہے اور اگر وہ اِن باتون سے بر ملا انکار کرے تو اِس انکار کو وہ نفاق اور تقیہ قرار دیتا ہے غرض بہر صورت اُسکو دایرہ اسلام سے خارج کرکے کافرون کے گروہ مین ملا کر اور جہنم مین پہنچا کر لوٹتا ہے۔

اس قسم کی کارروائی آجکل ایک تو وہ ہوئی ہے (جو اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۰ مین بضمن مسلمانونکی خوفناک حالت مذکور ہو چکی ہے) دوسری یہ کہ جناب مولانا شیخنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جنکا اس وقت (امیر المومنین و امام المحدثین ہونا نہ سہی) کلہ گو ہونا تو مسلم روزگار ہے بارادہ حج بیت اللہ بمبئی مین وارد ہوئے تو وہان کے خیر خواہان اسلام و ترقی جویان مسلمانان علما و مشایخ (جن کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب لودہیانوی ہین جن کے اسم و رسم سے مین واقف نہین شاید وہ مولوی سیف الرحمن صاحب پسر مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی ہون جو زمانہ غدر سے غایب ہین) اس قسم کے چند سوالات لیکر مولینا ممدوح کے گرد ہو گئے اور اس امر کے فکر مین لگے کہ انکو اِن باتون کا قایل ٹھہرا کر کافر بنائین اور جسطرح اسا سیوار مسلمانون سے انکا نام خارج کرکے ایک نمبر گھٹائین مولانا ممدوح نے جب اِن سوالات کو سنا تو بر ملا صاف

فرمایا کہ "یہ سب مجھپر بہتان ہے اور ان باتونکا معتقد کافر ہے"
(چنانچہ اشتہار مطبوعہ مطبع حسنی بمبئی مین (جو اس گروہ کے پیش امام مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مشتہر کیا ہی) یہہ جواب منقول و موجود ہے مگر یارون نے اس جواب کو نہ مانا اور صرف اس بہانہ سے کہ جناب ممدوح نے اس انکار کو بطور اقرار نامہ لکھکر رجسٹری کیون نہین کرا دیا (یعنے تحریری جواب کیون نہین دیا) اپکو ان باتون کا قائل ٹہرا ہی دیا اور ان سوالات کو اخبارون مین خوب مشتہر کرا دیا۔

اس کارروائی مین پہلے تو عموماً مسلمانون کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ اونکی اور اُن کے مذہب اسلام کی نسبت ایسی باتین عالم مین شایع ہوئی ہین جن پر عیسائی و ہنود ہنسی اڑاتے ہین پھر اُن خیرخواہان اسلام پر جنہون نے یہہ باتین تجویز کر کے پیش کین پھر اُن مسلمان اخبار نویسون پر جنہون نے یہہ باتین بلا تردید اپنے اخبارون مین شایع کر دین سب سے زیادہ افسوس اڈیٹر اخبار نور الانوار پر ہے جس نے اس تشہیر کے ساتھ یہہ بات بھی اخبار مین شائع کی (چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء اُس سے ناقل ہے) کہ مولانا ممدوح نے ان سوالات کا جواب کافی یا نہین دیا اس سے ان اخبارون کے مقلدین ناظرین یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ مولانا ممدوح ضرور ان باتون کے قائل ہین و بناء علیہ ایک جم غفیر اہل اسلام کو (جنکی تعداد اس اخبار (نور الانوار) مین اسّی لاکہہ بتائی ہے) دایرہ اسلام سے خارج کر رہے ہین۔

مین ان حضرات سے سوال کرتا ہون کہ کیا اُنکے نزدیک کافی و شافی جواب یہی تہا کہ وہ ان باتون کو مان لیتے اور کھلم کھلے کافر بنتے یا اُن کے رد و انکار مین قلم اٹھا کر اُن کو شہرۂ آفاق کرتے اور اقوام غیر سے اسلام پر ہنسی کراتے جیسی ان حضرات نے کرائی ہے۔ باطل باتون کا شایع کرنا (رد کے ساتھ کیون نہ ہو) اچہا نہین ہے

اسلئے مولانا ممدوح نے زبانی جواب متضمن انکار پر اکتفا کیا آپنے توصیح انکار کیا اگر آپ اُن کے جواب مین محض سکوت ہی اختیار کرتے تو یہہ بھی بحکم آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی اور جواب — باشد خموشی ایک نوع کا کافی جواب تھا یہ ضروری نہین ہے کہ ہر بات کا جواب تقریری یا تحریری ہی دیا جاوے

بھلا کوئی شخص کسی شریف آدمی سے پوچھے کہ جناب آپ گوہ کہایا کرتے ہین یا آپکی بھو بیٹی مین فلان عیب ہی تو اسکا جواب وہ شریف آدمی صاحب حیا بجز سکوت اور کیا دیسکتا ہے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہے جو اسکے جواب مین تقریرًا یا تحریرًا اس امر کے درپے ہو جائے کہ ہم تو نہین — کہایا کرتے اور ہماری بھو بیٹی اس عیب سے بری ہے - پھر اسکو اخبار چھاپنے کے لئے اخبار نویسون کے حوالہ کر دے -

مسلمانو ! آؤ خدا سے **شرماؤ** اب بھی ایسی باتون سے جو ترقی معکوس کی علت تامہ ہین **باز آؤ** - اسلام کو **بڑھاؤ** - مسلمانون کے عدد کو (برائے نام ہی کیون نہ ہو) بڑہنے دو مسلمان آگے ہی تھوڑے ہین تم اُن تھوڑے کو اور نہ گھٹاؤ اور کافرون کی تعداد کو نہ بڑہاؤ اور اگر تمکو **کافرونکی ایسی ہی بکثرت ضرورت** و حاجت ہی **تو** دُنیا مین ان کلمہ گویون کے سوائے کافر اور بہت ہین جو تمہارے دین سے نبی سے قرآن سے اسلام سے برملا کفر (انکار) کے مدعی ہین اِن ہی سے اپنا کام چلاؤ اور ضرورت و حاجت کو پورا کرو - آیندہ اختیار ہے

ہمارا کام سمجھانا ہی یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

حسن عقیدت محدّثین

بجناب آئمہ مجتہدین

اندنون جو اہلحدیث ہند پر اُن کے مخالفین یہہ تہمتین لگاتے ہین کہ وہ ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہین اور انکی عالی جناب مین سوء ظنی رکہتے ہین (چنانچہ گلابی چو ورقہ اور اس سی پہلے جعلی خط مفسدین دہلی مین (جسکا ذکر و جواب اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین گذر چکا ہے) بڑی طمطراق سے یہہ تہمتین درج کی گئی ہین) اُن کے جواب مین جو کچہہ ہمنے یا اور خیر خواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے کہا ہے اُسکو اس گروہ کے ایک رئیس والا مقام (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والاجاہ امیر الملک مولوی سیّد محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر) نے بخوبی تصدیق کر دیا ہے اور اس بات کے بیان و ثبوت مین (کہ گروہ محدثین آئمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف صالحین کے جناب مین وہی عقیدت رکہتے ہین جو اُنکو محدثین سلف کی جناب مین حاصل ہے اور انکے طاعن و لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجہتے ہین) ایک سو چار صفحہ کی ایک کتاب عمدہ اور سلیس فارسی عبارت مین لکہی ہے اور مطبع مفید عام آگرہ مین خوبصورتی اور صفائی کے ساتہہ چہپوادی ہے جس کا نام نامی یہہ ہے

اجلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ

اور اس نام کا ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ اس نفع کو کہینچے اور حاصل کرنیوالی کتاب ہے جو چارون

5

مجتہدین کے جناب سے طاعون طاعنین کے روکنے اور دفع کرنے مین حاصل ہے
ہم اسمقام مین اِس کتاب کا مفتح اور خاتمہ اور بعض وسطی وضمنی فقرات ضروریہ کو
بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے
نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین وشائقین دقائق آئین اِسکو اِس کتاب کی فہرست
سمجھین اور اِس سے اِسکی خوبی مضامین کو دیکھکر جمال اصلی کتاب کا شایق ہون -

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسارت ادب ائمہ دین سے برارت پر قوی
شہادت ہے - اور جماعت متبعین آئمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئے (جنکو
ان تحریرات سے کچھہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوءظنی وموجب **طمانیت**
اور طائفہ مقررین اور محررین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے موجب حسرت **ندامت**
اہلحدیث اِس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ
(سند) اپنے پاس رکھین - اور **متبعین آئمہ مجتہدین** وصوفیہ صافیہ اِنکو
پڑھکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت وسوءظنی بحق اہلحدیث سے پاک کرین -
اور اِس زمانہ تنزل وحالت ضعف وقلت اہل اسلام مین ایک دوسرے کو اِس
واستحاد کی نگاہون سے دیکھین - اور **مقرران** اہل ہتھان یا وہ بیخوف خارج
از ایمان (جسکی قسم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب
کو دیکھکر غرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مر جائین -
اور اِسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حقمین کلمات سب وشتم لکھے
ہین اپنا مونہہ کالا کرکے کسی سرنگ مین جا گھسین -

اِس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر رہنا اور لوگون کو مُنہہ دکھانا بڑی
شرم کی بات ہی ڈوب کر مر جانا یا مونہہ کالا کرکے زمین مین دہس جانا اِس زندگی
سے ہزار درجہ بہتر ہے - (اب اِس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اِس کتاب کے

... بعد حمد و صلوٰۃ کے بعد اہلہ ہے۔

... جب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از سوالات خدا و رسول سوالات مومنین ... محمدین و دیگر صالحین گزیند خصوصاً اولائے آن علماء دائمہ کہ ورثہ پیغمبران ... نہ پنجم آسمان کہ در تاریکی بر دو بحر راہ مینمایند۔ و در ہدایت بر روی خلق ہی ... بہ و بر رویت و در رائت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از ... ست خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بود مگر ملت ... بہ ... دے خیار اند چنانکہ این امت وسط امم ست و مرتبہ علماء این امت مرتبہ ... سول ست صلعم سنت مطہرہ و یرا صلعم کہ احیاناً مے میرد زندہ میکنند و ... زند و رکا لبد السلام مے دمند بہ تمام الکتاب و بہ قاموا بہم نطقت السنۃ ... نطقوا ۵

فلولا الھوی ما عرفناھم	ولولاھم ما عرفنا الھوے
نزد من ہر شب نسیم صبح را آمد دست	از تو پیغام آورد از بہر دل آرام را

... صبح یکے از امامان دین کہ امت بر قبول ایشان فرو دآورده ست صحیحہ ائمہ اربعہ مجتہدین ... جز ایشان از جہابذہ حدیث چنان نبوده ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سنتے ... زسنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوٰۃ والسلام بدل داشتہ باشد چہ دقیق ... سنت و چہ جلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع ... رسول و برانکہ ہر کسے از کسان امت چنانست کہ سخن او ما خوذ و متروک می تواند شد ... الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف او ست پس لابد و برا ... در انجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار تہ عذرست یکی عدم اعتقاد ... باانکہ گفتہ رسول ست دوم اعتقاد باانکہ مراد ش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد ... نسخ آن حکم و این ہر تہ صفت چند سبب دارد

پھر صفحہ ۳ سے ۲۴ تک ان اسباب کی تفصیل ہین دس سبب بیان کئے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکے ہین - ازانجملہ ایک سبب یہ ہے - کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اسکی تفصیل مین مخفیات صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے ضمیمجات ششم مین ہو چکی ہے -

پھر بصفحہ ۲۴ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہو - اسمین عمداً مخالفت کی تجویز جایز نہین ہے -

پھر صفحہ ۲۵ سے ۵۶ تک اس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے موانع کو بہ تفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ مسئلہ بھی بیان کیا ہے کہ عام حکم وعید خاص اشخاص پر نہین لگایا جا سکتا -

پھر بصفحہ ۵۷ اس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے "خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن و طعن جاہلان در حق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان در بارہ مجتہدان باشد و خواہ از متبعان در بارہ مجتہدان متوجہ بدو امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک در حق امام شناسند و مثل اوست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوئے ائمہ خود دانند و بر آن بنا سب و شتم مخالفان خود مینمایند دیگر طعن و لعن در بارہ فعل بعض افعال ست کہ بران وعید آمدہ و صدور آن از بعض ائمہ معلوم ست پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن و تشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

[illegible] حجیت ثابت کردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان دین
[illegible] سبب سے نہ کیستند وجواب از امر ثانی منع لحوق وعید ست بوجوہ
[illegible] این سبب بر وجہ خصب وعلی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ صلی اللہ
[illegible] خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند
[illegible] صوفیہ یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصاً آنانکہ پیش
[illegible] یافتہ گواین دریافت قلیل
[illegible] عظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد ست
[illegible] مالک بن انس وامام شافعی واحمد این ہر چہار بزرگوار رضی اللہ عنہم
[illegible] قرون ثلث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

یہ صفحہ وغیرہ مین اُن ائمہ کا خیر القرون مین داخل ہونا ثابت کیا ہے اور
[illegible] حدیث بیان کی ہے۔

یہ صفحہ ۶۲ و ۶۳ امام ابوحنیفہ کے فضایل ومناقب بیان کئے اور جو اُن کی
[illegible] سے کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا ہے اسکا محمل مطلب
[illegible] ہے پھر صفحہ ۵۶ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضایل بیان کئے ہین۔

پھر صفحہ ۶۶ مین فرمایا ہے "پس اگر نیک بسگافند دریابند کہ مقلدان راستگو
[illegible] حق جواز برائے ایمہ موصوفین ہمین عصابہ محدثین ست واین احناف ومتوافر
[illegible] کہ تقلید را در برابر حدیث اختیار کردہ اند وسایل قیاسیہ واحکام اجتہادیہ را بر کلام
[illegible] رسول ترجیح می نہند درحقیقت تارکان تقلید ایمہ ومنکران ارشادات ایشان
[illegible] خود جادہ خلاف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند وتہمتش بر متبعان می نہند
وقد خاب من افتری"۔

پھر اسکی تائید مین صفحہ ۶۷ سے ۸۲ چار دن امامون کے اس مضمون کے اقوال نقل کئے ہین

کہ اونہون نے فرمایا کتاب و سنت کے سامنے ہمارے اقوال کو چھوڑ دو اور نص کے ہوتے
کسیکی تقلید نکرو امام ابو حنیفہ کے ۷ قول امام مالک کے ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد
کے ۳ - پہر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اس خیالی و ادعاعی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے
جسکا ہر باب مین لوگ بلا تحقیق و ثبوت دعوی کرتے ہین - پہر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ محدثین
و اصحاب صحاح ستہ کے حالات و فضایل بیان کئے ہین -

پہر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین مین اس قسم کا اختلاف نہ تہا - پہر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک
باہمی تکفیر سے روکا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک تقلید
بمقابلہ نص حرام و شرک ہے و مع ہذا ہم اس فعل کے مرتکب پر بالخصوص کفر و شرک کا فتوی
نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین بصفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ فرمایا ہے و بالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان
ہمین معنی ست کہ گمان سوء ادب از عصابہ حدیث در حق ائمہ اربعہ مجتہدین و غیرہم از علماء
دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض سوء ظنی بحق خاص
مومنین ست ورنہ قدر و منزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرۂ موحدین بودہ است
معشار آن در طائفہ مقلدین ثابت نمیشود و چہ قسم می تواند شد کہ ہر کہ مسئی بجناب سید المرسلین ست
بانکار حدیث او و عمل را بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل و قال مجتہدین و مجادلین نمی پسندد از وے
توقع تعظیم و تکریم ائمہ دین کجا و علی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند
آخر بہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام و مسائل معلوم ایشان شدہ ست
گو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت و جاہلیت نہ پذیرد نہ بجہت کدام امر دیگر پس
این تحقیر نسبت باز دراء مقلدین کہ درباره احادیث و قرآن میکنند دلیل و نہار در ضد
و رد و انکار مسائل ثابتہ بسنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ حقیر و قلیل ست مصرع

بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین ست
ہر فردے از افراد مسلمین مخفی نیست اللہم مرا آنکہ یکے کور مادرزاد باشد و بصر تصیر ش
صل فتادہ و انکار تقلدین و تحاشی یشان از اتباع سنن سید المرسلین چیزیست کہ
ہر یکے از موافقین و مخالفین ظاہر ست و انکارش کابرہ بیش نیست و اگر انکار ا ش
درین باب ثابت ست اہل حدیث چہ گنہ کردہ اند کہ سخن الشیان در تحاشی سوء ادب بجنا
منہ مجتہدین بقبول نیت ۔ آہی دیہ تحقیق دہ ہر یک تقلد را چو یک تا بکی ہر چہ بخشد دیگران نہ
خلاصہ مطالب رسالہ ختم ہوا جو خواب ۔ خرین کو مطالعہ اصل کتب کا شائق کریگا جس سے ان کو
حسن عقیدت محققین بجناب مجتہدین ہ ۔ یقین ہوگا و باللہ التوفیق ۔

خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

یہ ہر عزیز و کرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار

السلام علیکم ۔ جو مضمون آپنے اخبار نمبر ۴۲ جلد ۷ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء مین بعنوان "علماء اہل اسلام
مجی ۔ اتفاقی زیت قمر فرمایا ہو ۔ مکی قدر اتا ہون اور اسکو نیک نیتی اور وفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہو ۔ بندا
س کی شکریہ کو اپنا فرض سمجھتا ہون مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتا کہ ایک
فقرہ اس مضمون کا یہ ہی ۔ نا قابل مضمون مین نہین آئے ۔

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہی دوم یہ کہ اس گروہ کی تصانیف مین حضرت العلم
اعظم کو فی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث کے اعلی درجہ کا توڑ ہوتی ہی ۔ سوم یہ کہ محمد حسین (فاضل)
کی اکثر تصانیف مین اسا مذکورہ ہوتا ہی جو انکی بعض مخالفین نے کیا جس سے بخوبی چٹیا ہوا اور کروڑون
آدمی کے دل کہنے کا محل نہین ۔

منجملہ ان فقرے کے فقرہ دل کے سمجھا نہین تو مین آپکو تکلیف دینا نہین چاہتا اسکے سمجھنے مین مجھ
ہی مشقت اٹھانی ہوگی ۔ جو کچھ سمجھ مین آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ مین درج کرون گا ۔ فقرہ دوم متعلق
کے سمجھنے و سمجھانے جناب کو تکلیف دیتا ہون برادرانہ مہربانی آپ ۔ یہ تکلیف گوارا فرماکر میرے دو سوالون کا جواب

نوٹ

اس مضمون کو ہم لکھ چکے ہے تھے کہ حضرت مشیر قیصر لکھنوی کا پرچہ پاس آپہنچا جو اس مضمون کے برخلاف اس لئے شائع کیا ہین کہ اہلحدیث امام ابو حنیفہ کی جناب مین آئے سے پیش آئے ہین انکی لکھین اور انداز کی کاغذ کے لئے ہم سند پیش نہین کرتے ۔ مشیر قیصر نے جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث کو بھی اس سے اطلاع دی ہے ۔ انکی شکایت بجا ہو یا نہ ہو لیکن ہم کو ان سے کچھ سروکار نہین ۔ ہم نے تو صرف اس لئے لکھا ہے کہ اہلحدیث کی شکایت کا سبب معلوم ہو جائے ۔ ایڈیٹر

(۱) آپنے تصانیف علمائے اہلحدیث مین ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سنی ہے جسمین امام الائمہ فخر الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا علم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔

(۲) خاکسار کی تصانیف مین آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمین اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہے جسمین جناب ممدوح کی توہین موجود ہے اور اس سے کسی منصف متبع امام کی رائیکو اس تذکرہ کے پڑھنے سے پہلے سے میری نسبت سوءظنی نہ ہو) کی دلشکنی متصور ہو۔

مگر سوال اول کے جواب مین یہ ملحوظ خاطر رہے کہ وہ کتاب جسمین امام صاحب کی توہین ہو اس کے کسی عالم کی تصنیف ہو نہ محض کسی کتاب فروش کے۔ اور بوقت جواب سوال دوم یہ پیش نظر فیض اثر رہے کہ دو چار سطرین عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سے ہی دیکھہ لی جاوین ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجھتے ہین اسکا توہین نہ ہونا اسی مین ثابت کیا گیا ہو +

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمین امام صاحب کی توہین ہو نام بتادینگے تو میں اسکے مصنف (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) سے توبہ کراؤنگا۔ ورنہ اسکو اپنے گروہ سے باضابطہ خارج کرنیمین کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف مین کوئی جگہہ بتائینگے جسمین امام صاحب کی توہین ہو تو مین بذات خود لکھنؤ مین حاضر ہوکر اس فعل شنیع و جرم قبیح سے آپکے ہاتھہ پر بہیت توبہ کرونگا۔

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہین دیکھا جو فرمایا ہے "جسمین سنی سنائی باتون پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بھروسہ کیا ہے" (چنانچہ آپ کا اسی پرچہ کی سطر ۸ و ۹ کا کلام اول صفحہ کا یہ فقرہ راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکھنے کا ہوا ہے مگر جہانتک اسکا اقتباس نظر سے گذرا ہے اسپر شاہد ہے) اور اسوجہ سے آپ اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے تو ہم بھی خواہ مخواہ الجھنے کو پسند نہین کرتے آپ خوب جانتے ہین کہ ہم ۱۸۸۱ء سے شخصی مباحثہ کو ترک کر چکے ہین اس صورت مین آپکو مناسب ہے کہ اب ہمارے اس خط کو اپنے اخبار مین چھاپدین جسکے اخیر مین ہم یہ کہتے ہین کہ جس شخص کے دل مین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہو یا اسکی قلم و زبان سے بغرض توہین ایسے کلمات جنسے ان کی اتباع کے دل کہین سرد ہوجاوین وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہے۔ ۴

۴ اور اس حدیث قدسی کا (من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ) یعنے جو میرے ولی کا دشمنی کرتا ہے وہ لڑنے کے لئے خدا کا سامنا کرتا ہے سورد ہے اگر وہ جاہل ہے تو اسکے یہی معنے ہین کہ وہ جاہل ہے ۵

انشاء خواہیم توفیق بالله و بحول و قوته و الله اعلم

اور اگر وہ عالم کہلاتا ہے تو بحکم آیت کنتم لا تعلمون (اگر تم نہین جانتے) جسکا ترجمہ یہ ہے چاہیے کہ دوسرے جاننے والے سے پوچھہ لے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ ایسے سوءظن کرنیوالے دین کو کچھہ اور بھی سناؤن مگر تہذیب مانع ہے

آپکا دلی دوست
ابو سعید محمد حسین بٹالوی
عفی عنہ

بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ

[illegible] دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی [illegible] نہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تہا جو (۱۲) یار مین ۱۸۱۸ء مین واقع [illegible] قعہ عنیزہ اور شقرا جو (۱۴) کانون ثانی مین ۱۸۱۸ء مین واقعہ ہوا اسکی [illegible] مین ایک لڑائی ہوئی پہر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی - ابن سعود نے [illegible] جمع کیا اور لشکر اکٹہا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت [illegible] گہیرے رہی بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر [illegible] سعود [illegible] کے گہر والون کو مقید کیا کوئی انہین سے بہاگ نہ سکا سوای ایک بیٹے [illegible] بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور [illegible] مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے [illegible] ابراہیم نے اسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذی قعد کو ۱۲۳۴ ہجری [illegible] یعنے بلول ۱۸۱۸ میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور [illegible] اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے [illegible] بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اسکی شرط کے موافق اسکو مصر [illegible] چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست [illegible] روانہ ہو چودہوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹہارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ [illegible] سلطان کو روانہ ہوا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور [illegible] وہان داخل [illegible] وہان باندہکر مارا گیا اور خرندارہ اور عبدالعزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہی -

پہر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات بالفاظ ذیل بیان کئے ہین -

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قند بک امیر کانی نے اپنی کتاب
مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین
صفحہ ۲۲۶ مین یون لکہا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور
یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہی کہ اُسکو محمد بن عبد الوہاب کہتی ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہی -
خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین اور حاکم وہان کا اُن
دنون سعود بن عبد العزیز غنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سی کہ وہ شیخ تہا شہر کا
غرض سعود ابن عبد الوہاب سی متفق ہوگیا اور اُسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰
مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب
آیا جو وزیر بغداد نے اُسکی طرف روانہ کئی تہے اور ایک بڑی لشکر پر اور فتح پائی جو
زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تھا سنہ ۱۷۹۴ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا
عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر اُنہون نے غلبہ کیا اور اُسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۴
مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف
اور مکہ پر حاکم ہوگیا اور پہر جدہ کو گیا اور اُسکا محاصرہ کیا اور وہان اُسکو اپنے باپ
کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین پھر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ
کو فتح کیا اور اُسکی اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پھر
ابراہیم پاشا اُسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین اُسپر
غالب آیا یہانتک کہ اُسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سی درعیہ
مین مرگیا اور پچاس برس کی اُسکی عمر تھی اور اُسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی اطراف
پر ابتک حاکم ہے اور قصبہ اُن کا مدینہ ریاض ہی اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے
ہین انتہی اس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ء اور مراجعت اس کتاب کی یعنی نظر ثانی

[illegible] نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو
[illegible] ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب
[illegible] جنوب [illegible] پاکیزہ ملک ہی عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر
[illegible] زمین واقع ہی جنکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے
[illegible] کے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب
[illegible] عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاذ بھی اُسملک
[illegible] ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

[illegible] صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان
[illegible] مین ان حالات کا نام و نشان بھی نہین پھر انکو کیون وہابی کہا جاتا ہی
[illegible] ہندوستان کے روساء اُمرا خصوصاً رئیسہ بھوپال نے ہمیشہ وقتاً
[illegible] گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہی چنانچہ
[illegible] جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی
کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکھا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علماء عیسائین
کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہی اسلئے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی
اور جو تکلیف اُن کے ہاتھون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ
کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور اس طرح کی
جرات کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا ۱۸۱۸ء
مین بالکل خاموش ہوگیا اُسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اُسملک مین پھر سر نہ اُٹھایا
× عہدنامہ بھوپال اسی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی طرف

ہے کہ اس نے اپنے
سنہ ۱۸۸۸ء میں جب فرزند سید حسن و سید محمد و شمس العلماء
سنہ ۱۸۸۸ء میں یہ چھاپا کہ لوگون نے سوال کیا
مطابق ششم جنوری سنہ ۱۸۸۸ء میں
سنہ ۱۸۸۸ء میں ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہمشیر
سنہ ۱۸۸۸ء میں اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
سنہ ۱۸۸۸ء میں یہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
سنہ ۱۸۸۸ء میں صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
سنہ ۱۸۸۸ء میں یہ کتابین تمامتر مذہب وہابی مین ہین جو اسنی مانتا
سنہ ۱۸۸۸ء میں جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
سنہ ۱۸۸۸ء میں سید حسن فیروز پور نے مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
سنہ ۱۸۸۸ء میں رد کیا اور اجنٹی میہوپال اور اندور کو لکھا آخر ٹیمس
سنہ ۱۸۸۸ء میں محمد ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
سنہ ۱۸۸۸ء میں کتابین بھی نہین علم تاریخ و لغت معانی و بیان وغیرہ کی
سنہ ۱۸۸۸ء میں سید حسن مذکور مر گیا اسلئے اس جگہ بضرورت
سنہ ۱۸۸۸ء میں اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
سنہ ۱۸۸۸ء میں ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
سنہ ۱۸۸۸ء میں ایک حکام وقت کے اسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین سو اصل
سنہ ۱۸۸۸ء میں بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الاولاد ہاروغیرہ
سنہ ۱۸۸۸ء میں لکھا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
سنہ ۱۸۸۸ء میں کے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوا اُن ہی اور قوم بوہرہ

جب بحسب [illegible] ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
[illegible] مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۰ء مین حسب فرمائش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ
[illegible] سید عبداللہ ساکن سورت آل عید روس یہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار
[illegible] قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۷ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۰ء مین
[illegible] پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائینس
[illegible] آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
[illegible] مین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
[illegible] مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
[illegible] چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جو اُسی زمانہ
[illegible] جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
[illegible] پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
[illegible] کرایا اُسپر ریاست نے اعتراض کیا اور اجنٹی سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس
[illegible] خبر مذکور کا جہوٹ سمجہکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
[illegible] نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ و لغت معانی و بیان وغیرہ کی
[illegible] پہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلئے اس جگہہ بضرورت
[illegible] حال خبر مذکور لکہنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
[illegible] قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
[illegible] ہین تو نزدیک حکام وقت کے اُسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے ہین سو اصل
[illegible] یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ
[illegible] مطبوع بیروت مین لکہا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
[illegible] اُسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے اُن سے اور قوم بوہرہ

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ ۱۷۴۷ء مین ہوا اور بعد ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مر گیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبد العزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہان تک کہ ۱۷۹۲ یا ۱۷۹۳ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام ۱۸۰۳ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر نے ۱۸۱۱ مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پھر وہ ۱۸۱۴ء مین مر گیا اسکی عمر ۶۸ برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے ۱۸۱۶ مین ہوئی اور آخر کو مقید ہو کر اسلامبول بھیجا گیا وہان جاکر قید مین مر گیا اور یہہ فتنہ ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۸ مین ختم ہو گیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سوائے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علمائے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار رہٹ گئے پھر کسی نے اُسدن سے آج دن تک اُس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی حنفی رکہتے ہین اُنکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص مسلمان اُسملک کا مرید یا شاگرد اُن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُسملک کی اِس قسم مین رائج ہے لکن ہم دیکہتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کو مین کتابین بناتے ہین اُسکے سبب مینے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت سے ہوا اسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون مین لکہی ہین انمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ اس کے سوا جگہ

[illegible] دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہی وہ اس نام سی انکار
[illegible] نجد سی ثابت نہین ہوتا - پہر جو غور کیا گیا کہ وہ
[illegible] جن کے سبب سی ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا
[illegible] مسئلہ ہین - بعضے انہین متعلق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات
[illegible] جسکا مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد ان
[illegible] مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکہی ہین - لیکن ان مسایل مین
[illegible] ہوئی ہے - چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو معہ
ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بہی غلط ہی اور
بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے
درمختار - پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون
اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین کرتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین - چوری و دغابازی و رشوت خوری
و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا
آتا ہے کہ جسوقت سوای اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تہا اور وہ قرآن شریف
اور حدیث کی کتابون مین لکہا ہے - اور وہ کتابین ساٹہہ ستر برس بلکہ اس سے
پیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور ان کا منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض پر
اور بچنا ہر فساد کی بات سے ہے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ
زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چوہ کتابین ہین نہ چالیس
انکو یہہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین - ایک شخص فضل رسول
نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تہا سب سی پہلے وہابی نام اس نے مسلمانان ہند کا رکہا

پھر اس نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فساد ی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن
مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن
ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا
دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہ ہو مگر یہ بات مدت
دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے
پر بھی مواخذہ ہو جاتا تھا اب وہ بات باقی نہ رہی سید احمد شاہ ساکن رائے بریلی
مین ایک شخص تھا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا اور گناہون اور
فساد کے کامون سے روکا اور پھر وہ ہندوستان سے چلیگئے۔ اطراف پنجاب مین
سکھون سے لڑے انکو فضل رسول بدیونی نے وہابی ٹھہرایا اور سرکار کا دشمن بتایا
حالانکہ وہ کلکتہ تک گئی تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوئے
تھے مگر اُنہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے
اُن سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنی ہمراہ لیکر حج کو گئے
اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین
وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو
فارسی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دارالحرب کا اور دارالاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور
ذکر اُن کتابون کا جنکو اُنکے تصنیف وہابیونکی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور اُنکا
لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ خیرخواہ سرکار انگریزی
کے ہین منجمله تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے اُنکا حال سنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن ۱۸۷۰ء مین لکھا دیکھا۔

سے جدسول ملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہے جس مین
۱۸۵۷ء مین علمار کا خیرخواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے - اسکے بعد اخبار نیہون صدی
ہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصًا جناب مولف) کے خیرخواہ گورنمنٹ
ہونے کے شہادت مین نقل کیا اسکے بعد یہ بیان کیا ہے کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد
سے طور پر بیان نہین ہوا کہ اسکے پڑھنے سے گورنمنٹ سے بغاوت کا کسیکو خیال پیدا ہو
بیان کیا کہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو ہنگامے ہوئے ہین وہ اس مسئلہ کے نتائج نہین ہین
جب یہ مکمل علم سائل تھا اسکے بعد فرمایا ہے "بعد اتہمت وہابیت اور جہاد و علما حدیث پر
تو وہ نہ ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاند فہم کر
اس بات کو قبول نہین کر سکتا ہے کہ سوائے اُن ملاؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور
در تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوی کرے کہ
سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت
مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھ کو تو خاصتہ اس بحث مین قلم اُٹھانے سے کچھ
غرض نتھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جس کا نام **موعظہ حسنہ** ہے
بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ
پنج خطبہ علما سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد
ابن احمد ینبی وغیرہما اہل حدیث کے اسمین اتفاقًا ایک خطبہ غزو کا مولفہ مولوی محمد اسمٰعیل
مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب
طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اسپر یاردن نے مجھکو وہابی
کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ
مین نے مولوی محمد اسمٰعیل کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین
ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہی اس طرح کے
خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکہی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ
بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعہ خطب مذکور سے مینے کتاب
ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بھی تحریر کیا ہے کہ ہم پر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا
لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام
کی کتاب سی کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اُسکے موافق عقیدہ
رکہے اور اسکو پناہ پیشوا جانے تو یہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اس وقت
تک نہین ہو سکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت
و مذہب ایک کتاب سی ہمیشہ نقل استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم
مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو
اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشاء امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجہکو بہی اس
مخبری بے اصل و تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب
کرنا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی
وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتوی جہاد کا لکہا سراسر ناانصافی ہے - مین باتفاق
راے سید احمد صاحب خان بہادر سی جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی
ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سی عالم مولوی نہ تہے
ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبد العزیز دہلوی کے مرید اُون ہی کے
طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

[illegible] حضرت رہتے تھے تب تک نصیحت سے باز رہے ون جاہل ہندوستان [illegible] دولت پر گئے - تا وقتیکہ غزنیا ور اُنکے باپ کا زمانہ بیگانہ ملک سنجد سے [illegible] مرہون کوسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک سنجد کو دیکھا [illegible] سنجد پر طمع حاصل ہوئی - اور نہ اُنہون نے کسی اپنی تصنیف مین [illegible] کہین کہ وہ نام مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف [illegible] صاحب برمیوی اور اُنکے مریدون کی ہے اُسمین کہین بھی ذکر وہابیون [illegible] ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب اُنکی **صراط مستقیم** [illegible] جو مکہ مین اُسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اِس زمانہ مین دہلی [illegible] چھپی اُسمین مسایل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مؤلفہ [illegible] اسمعیل دہلوی ہے اسمین ذکر و شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا اور [illegible] جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے [illegible] کہین بدعات اور تعزیہ کی برائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اِس مقام پر یہ بھول ہوئی ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور اُنکے مریدون اور شاگردون کے روا رکھا اور یہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ اُنکا یہہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم ہین اور ملازم بھی ایسے کہ اُنسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتقد کوئی نہین بااینہمہ وہ اپنے تئین کہلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر اُنکو ایک طرح کا ناز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین "-

اسکے بعد جناب مولف نے بڑی بسط و تفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارت سے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر و ملک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی و جہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ و مذہب (شیعہ سنی حنفی اہلحدیث) کی کتابون میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سیکڑون سال سے معدوم ہے و بناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصور نہین ہوئی مفسد و باغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

[illegible] مین جبر کرائی گئی ہین۔

[illegible] مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور

[illegible] ہین۔

[illegible] کے برعکس ہے۔ پہر وہ ہر طبق مثل اولٹا چور

[illegible] جرم بتاتے ہین

[illegible] عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ **کشف الحجاب** کے عبارت

[illegible] ہون کی تعداد اسی لاکہہ بتانا غلط ہے

[illegible] ہندوستانی ریاستون کا وہابی نہونا زمانہ غدر مین ثابت

[illegible]

[illegible] ریاست بہوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا

[illegible] سے عزت پانا۔

(۱۴) اہلحدیث کا عقیدہ جس سے انکا خیرخواہ ملک وگورنمنٹ ہونا ثابت ہی۔

(۱۵) مولف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا ۱۸۲۲ء مین وہابی ہونیسے انکاری ہونا۔

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی حنفی۔

(۱۷) بعض مسایل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک ایسا ہے جیسا کہ بعض مسایل مین ہندؤن اور عیسائیون کو بہی انسے اشتراک حاصل ہی

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سی مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب مین مخالف ہونا۔

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبہی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سب باتون کے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور ہی ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی و باغی و بدخواہ گورنمنٹ نہین ہین اور نہ وہابی کہلانے کے مستحق ہین - اخیر رسالہ مین ایک خاتمہ لگایا ہے جسمین بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ و فساد کے زمانہ مین مسلمانون کو اپنی تلوارین توڑ کر اپنے گھرون کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہوجانے) یا جنگلون اور پہاڑون مین غربت و خلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فساد مین شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہین ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپرنٹنڈنٹ اپنی رائے ظاہر کرتا ہے -

رائے ایڈیٹر

یہہ کتاب بیچارے مسلمانان ہندوستان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کی باہمی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے - اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلائق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھہ کر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر پولیٹیکل و وزیر ہے - اور مختلف فرقہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے -

فریق اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو کچھہ مسلمانون کا جہاد و اطاعت سلطنت کی باب مین انکا عقیدہ ہے خدا و رسول اور قرآن و حدیث کا وہی حکم و فیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پہ قائم و مستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت و عدم بغاوت کو اپنی ایمان و اسلام کا جز سمجھتے رہین -

فریق دوم کو وہ یہہ سکھاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجھتے ہین اور وقتاً فوقتاً لڑتے ہین وہ شریک ہوجاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کیطرح سے انمین شریک ہونیکی

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین - ایک خالص اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا - یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین "-

اسکے بعد جناب مولف نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتہہ چند باتین بیان کی ہین جنکا خلاصہ ہم اس مقام مین نقل کرتے ہین اصل عبارت سے بخوف تطویل تعرض نہین کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر و ملک مین جداگانہ معنی مین مستعمل ہے -

(۲) سرکاری محاورہ مین وہابی بمعنی باغی وجہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے -

(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ و مذہب (شیعہ سنی حنفی اہلحدیث) کی کتابون میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہین کہ ان کا وجود سیکڑون سال سے معدوم ہے وبناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہین ہو سکتا

(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیان جہاد متصور نہین ہوئین

(۵) اسیوجہ سے محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد متصور نہین ہوئی مفسد وباغی ہر قوم مین ہوتے ہین دیکہو سرحدی اقوام (جو وہابیون کے بہی سخت دشمن ہین) سرکار سے ہمیشہ فساد برپا رکہتے ہین -

(۶) اسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہین سمجہا گیا -

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑکر خانہ نشینی عزلت گزینی کا صاف حکم آچکا ہے

گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ اُنکی رعایا سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکہوک اہلحدیث خصوصاً اُنکے سچی وفادار و پوری اطاعت شعار رعایا مین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازو اور بیخ سلطنت خیال کری اور اس خیال سی انکو اسی نظر عطوفت اور یگانگت سی دیکہے جس سی ہر ایک سلطنت اپنے ہم مذہب رعایا کو دیکہتی ہے اور اس باب مین اُن خیر خواہان سلطنت (مگر ناواقف) انگریزون کی (جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون یا خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے) ہرگز نہ سُنیے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سی کیا تعلق ہی اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے۔ مذہب اسلام سی کیا نسبت ہے۔ اور اُن کے قول کو عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہی۔

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ یعنی گہر والا اُس چیز کو خوب جانتا ہی جو اس گہر مین ہوتی ہے۔ یہہ واقفیت اس شخص کو نہین ہوتی جو کسی کے گہر مین چوری یا اجازت سی تہوڑی دیر کے لئے آگہستا ہی اور یہہ امر بہی لایق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکہا جا رہا ہے اُس شخص کی تصنیف ہی جسکو مسایل مذہب اسلام سی نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہی اسلئے اسکا قول گویا لاکہون اہل اسلام کا قول ہی۔

اور یہہ امر بھی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرائیویٹ طور پر خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سی اس کتاب کے مؤلف والاشان اور اُن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثل دیگر اسلام کے اعیان ان مسایل کو اپنی کتابون مین چھاپتے اور اخبارون اور رسایل کے ذریعہ سے تمام ملکون مین مشتہر کرتے ہین جنمین تردید و تصنیع کا گمان و احتمال کبھی نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنے سے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہو گیا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیر خواہ رعایا ہے جیسکہ اور اقوام رعایا ہنود عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سود مند ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے ۔ اور اس کے برخلاف لکو کہ رعایا پر مخالفت کا گمان (جیسا کہ بعض افسران گورنمنٹ کو مدت تک رہا ہے) جانبین مین وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹکل اصول کی بالکل مخالف ہے ۔ کیا اچھا کسی نے کہا ہے رعیت چو خجیست و سلطان درخت ۔ درخت ای پسر باشد از بیخ سخت ۔

عام مسلمانون (فریق چہارم) گو وہ یہہ ہدایت کرتی ہے کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین ۔ انکا خدا ایک ہے رسول ایک کتاب آسمانی ایک اصول ایک ہے مگر فروعی اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جھوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک چاہئین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعہ سے حسن معاشرت و شایستگی سے اوقات بسر کرین ان نتایج وفواید کی قدر شناسی چارون فریق مذکورہ سے حسب تفصیل ذیل ہونی چاہیے ۔

تینون **فریق** رعایا اہل اسلام اس کتاب کو غیر کر فریق اول اسکو اپنے پاس نمبر ۱ ساتھ فکٹ رکھے فریق دوم و چہارم اسکو اپنا رہنما و دستور العمل قرار دین گورنمنٹ اس سے مشیر و وزیر کا کام لے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرا کر قالب طبع مین لاکر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹکل افسران و حکام سول و پولیس مملکت ہند مین تقسیم کرے ۔ اور یہہ ہدایت کر دے کہ جملہ افسران گورنمنٹ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہلحدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور پوری اطاعت